



کلاس: 12th

مضمون: اردو ( حصہ نظم )

نظم 8: ایک کو ہستائی سفر کے دوران

میں

مجید امجد (1914ء تا 1974ء)

## ❖ خلاصہ:

شاعر مجید امجد نے اس نظم میں پہاڑی راستے کی مشکل اور خطرناک تصویر پیش کی ہے۔ ایک تنگ اور بل کھاتی ہوئی پیگڈنڈی ہے، جس کے دونوں طرف گہرے غار کھلے ہیں۔ تھوڑا آگے چل کر ڈھلوانوں کے پار ایک خطرناک موڑ آتا ہے، جس سے گزرنا مشکل ہے، مگر وہاں ایک پرانا درخت جھک کر راستے میں آ گیا ہے۔ اس درخت کی شاخیں فرشتے کے پروں کی طرح ہیں، جنہیں تھام کر مسافر آسانی سے موڑ پار کر لیتے ہیں۔

یہ بوسیدہ درخت سینکڑوں گرتے ہوئے لوگوں کو سہارا دے کر محفوظ دوسری طرف پہنچانے کا کام کرتا ہے۔ شاعر اس منظر کے ذریعے زندگی کے فلسفے کو ظاہر کرتا ہے اور معاشرے کے ان مغرور، تکبر کرنے والے لوگوں پر طنز کرتا ہے، جو طاقت اور عقل رکھتے ہیں مگر عاجزی اور دوسروں کی مدد کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

مجموعی طور پر نظم یہ سکھاتی ہے کہ حقیقی عظمت اور انسانیت صرف طاقت یا دانشمندی میں نہیں بلکہ عاجزی، نرمی اور دوسروں کے لیے سہارا بننے میں بھی ہوتی ہے۔

## ❖ اشعار کی تشریح

### ❖ شعر 1:

- تنگ پیگڈنڈی، سر کہسار بل کھاتی ہوئی
- نیچے، دونوں سمت، گہرے غار منہ کھولے ہوئے

مشکل الفاظ کے معنی:

تنگ پگڈنڈی: چھوٹا اور دشوار راستہ

سر کہسار: پہاڑ کی چوٹی

بل کھاتی ہوئی: اونچ نیچ کرتی ہوئی، چڑھتی ہوئی

گہرے غار: بڑے اور خطرناک غار

منہ کھولے ہوئے: کھلے ہوئے، سامنے آ رہے

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ پہاڑ کے راستے کی پگڈنڈی نہایت تنگ اور مشکل ہے، جو چوٹی کی طرف اوپر جاتی ہے۔ راستے کے دونوں طرف خطرناک اور گہرے غار کھلے ہوئے ہیں، جو دیکھنے والے پر حیرت اور سنجیدگی کا اثر ڈالتے ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے پہاڑوں اور دشوار راستوں کا ایک ایسا منظر پیش کیا ہے جو خطرے اور سنجیدگی دونوں کا احساس دلاتا ہے۔ تنگ پگڈنڈی کا ذکر اس بات کی علامت ہے کہ راستہ آسان نہیں، بلکہ اس میں چڑھائی اور اترائی شامل ہے۔ سر کہسار پر چڑھتی ہوئی پگڈنڈی کی تصویر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں محنت اور احتیاط درکار ہے۔

دونوں طرف کھلے گہرے غار منظر کو خوفناک اور پر اسرار بنا دیتے ہیں، جیسے ہر طرف خطرہ موجود ہو۔ شاعر نے اس منظر نگاری کے ذریعے فطرت کی سختیوں اور پہاڑوں کی بلند و بالا شان کو محسوس کرانے کی کوشش کی ہے۔

یہ شعر اس بات کی علامت بھی ہے کہ زندگی میں راستے ہمیشہ سیدھے اور آسان نہیں ہوتے؛ کبھی کبھی مشکلات، چیلنجز اور خطرے راستے کے حصے ہوتے ہیں، جن سے مقابلہ کرنے کی ہمت اور ہوشیاری درکار ہوتی ہے۔

## ❖ شعر 2:

- آگے، ڈھلوانوں کے پار، اک تیز موڑ، اور اس جگہ
- اک فرشتے کی طرح نورانی پر تولے ہوئے

مشکل الفاظ کے معنی:

ڈھلوانیں: پہاڑ یا زمین کی اوپر یا نیچے کی چھوٹی چھوٹی اترائی یا چڑھائی

تیز موڑ: راستے میں اچانک مڑنے والا حصہ

نورانی: روشنی سے بھرپور، روشن

پر تولے ہوئے: پروں کی طرح ہلکے یا حفاظت کرنے والے انداز میں موجود

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ راستے کے آگے، ڈھلوانوں کے پار ایک تیز موڑ آتا ہے، اور اس جگہ ایسا منظر ہے کہ جیسے کوئی فرشتہ روشنی سے بھرے پروں کے ساتھ موجود ہو۔

### تشریح:

اس شعر میں شاعر نے پہاڑی یا دشوار راستے کی منظر نگاری کو آگے بڑھایا ہے۔ ڈھلوانوں کے پار راستہ مزید مشکل اور خطرناک محسوس ہوتا ہے، اور تیز موڑ اس راستے میں اچانک تبدیلی کا تاثر دیتا ہے۔

شاعر نے اس جگہ کی خوبصورتی اور روحانیت کو بھی بیان کیا ہے، جہاں روشنی میں پروں کے ساتھ موجود فرشتے کی طرح کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ یہ نہ صرف فطرت کی دلکش تصویر ہے بلکہ انسانی تصور میں امید، حفاظت اور اطمینان کی علامت بھی ہے۔

شعر کا مجموعی اثر یہ ہے کہ مشکل راستوں کے باوجود، آگے ایسی روشنیاں اور خوش آئند مناظر موجود ہیں جو روح کو سکون اور حوصلہ دیتے ہیں۔ یہ زندگی میں مشکلات کے بعد آنے والے روشن لمحات کی علامت بھی ہے۔

### ❖ شعر 3:

- جھک پڑا ہے آگے رستے پر کوئی نخل بلند
- تھام کر جس کو، گزر جاتے ہیں آسانی کے ساتھ

مشکل الفاظ کے معنی:

نخل بلند: اونچا کھجور یا کوئی بڑا درخت

جھک پڑا: مڑ کر یا جھک کر راستے میں آنا

تھام کر: پکڑ کر، سہارا لے کر

آسانی کے ساتھ: بغیر مشکل کے

**مفہوم:**

شاعر کہتا ہے کہ راستے پر کوئی اونچا درخت یا نخل جھک کر آگے آ گیا ہے، لیکن لوگ اسے پکڑ کر سہارا لے لیتے ہیں اور آسانی سے اس مشکل حصے سے گزر جاتے ہیں۔

**تشریح:**

اس شعر میں شاعر نے مشکل راستے میں مددگار عنصر کو بیان کیا ہے۔ راستے میں موجود نخل بلند جیسے رکاوٹ کا تاثر دیتا ہے، لیکن اس کا جھکنا یا سہارا دینا راستے کو آسان بنا دیتا ہے۔

یہ شعر زندگی کے اصول کی علامت بھی پیش کرتا ہے: کبھی راستہ مشکل اور دشوار لگتا ہے، لیکن کسی نہ کسی مددگار چیز یا قوت کو تھام کر ہم آسانی سے مشکلات سے گزر سکتے ہیں۔ نخل کی موجودگی نہ صرف فطرت کی خوبصورتی کی عکاسی کرتی ہے بلکہ انسانی کوشش اور وسائل کے ذریعے مشکلات پر قابو پانے کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔

شعر کا مجموعی تاثر یہ ہے کہ مشکل حالات میں چھوٹے سہارے یا مددگار عناصر بڑی رکاوٹوں کو آسان بنا سکتے ہیں، اور یہ انسانی سفر میں امید اور حوصلے کی علامت ہے۔

## ❖ شعر 4:

- موڑ پر سے ڈگمگاتے ربروؤں کے قافلے
- ایک بوسیدہ خمیدہ پیڑ کا کمزور ہاتھ

مشکل الفاظ کے معنی:

ڈگمگاتے: ہلتے ہوئے، غیر مستحکم

ربرو: سفر کرنے والا، مسافر

قافلے: گروہ یا سفر کرنے والوں کا سلسلہ

بوسیدہ: پرانا اور کمزور

خمیدہ: مڑا ہوا، جھکا ہوا

کمزور ہاتھ: درخت کی شاخ یا سہارا دینے والا حصہ

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ موڑ پر سے قافلے ڈگمگاتے ہوئے گزرتے ہیں اور راستے کے کنارے ایک پرانا، مڑا ہوا اور کمزور درخت ایسا لگتا ہے جیسے اپنے ہاتھ سے ان کا راستہ تھام رہا ہو یا سہارا دے رہا ہو۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے خطرناک یا مشکل راستے پر سفر کرنے والے لوگوں کا منظر بیان کیا ہے۔ موڑ پر قافلے ڈگمگاتے ہیں، یعنی راستہ اتنا آسان نہیں کہ سب بغیر ہچکچاہٹ یا توازن کے گزر جائیں۔

اسی دوران ایک بوسیدہ، خمیدہ پیڑ سامنے آتا ہے، جو کمزور سا لگتا ہے لیکن اس کی شاخ یا "ہاتھ" مسافروں کے لیے سہارا یا رہنمائی کا تاثر دیتا ہے۔ شاعر نے یہاں فطرت کی نرمی اور مددگار پہلو کو دکھایا ہے کہ مشکل راستوں میں چھوٹے یا بظاہر کمزور عناصر بھی انسان یا قافلے کے لیے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

شعر کا مجموعی اثر یہ ہے کہ خطرناک یا پیچیدہ راستوں میں بھی قدرت کے ذریعے چھوٹے سہارے موجود ہوتے ہیں، جو انسانی کوشش کو آسان بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

### ❖ شعر 5:

- سیکڑوں گرتے ہوؤں کی دستگیری کا امین
- آہ! ان گردن فرازان جہاں کی زندگی
- اک جھکی ٹہنی کا منصب بھی جنہیں حاصل نہیں !!

مشکل الفاظ کے معنی:

دستگیری: مدد، سہارا دینا

گردن فرازان: دانشور، سمجھدار لوگ

جہاں کی زندگی: دنیاوی زندگی، انسانوں کی روزمرہ زندگی

**جھکی ٹہنی:** مڑی ہوئی یا جھکی ہوئی شاخ، جو سہارا یا حفاظت دے

**منصب:** مقام، اختیار، اختیار یا طاقت

**مفہوم:**

شاعر کہتا ہے کہ ایسے لوگ جو دنیا میں دانشمند اور عقل مند کہلاتے ہیں، وہ لاکھوں گرتے ہوئے انسانوں کی مدد یا دستگیری کرنے کی طاقت رکھتے ہیں، لیکن خود اتنی عاجزی اور نرمی نہیں رکھتے کہ ایک چھوٹی جھکی ہوئی ٹہنی کی طرح دوسروں کے لیے سہارا بن سکیں۔

**تشریح:**

اس شعر میں شاعر نے انسانی زندگی کے تضاد اور غرور کو بیان کیا ہے۔ دنیا میں بہت سے دانشور یا طاقتور لوگ ہیں جو بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں، مگر وہ خود عاجزی اور دوسروں کے لیے چھوٹی مدد فراہم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

"سیکڑوں گرتے ہوؤں کی دستگیری" کا مطلب ہے کہ وہ بڑے کام انجام دے سکتے ہیں، مگر "اک جھکی ٹہنی کا منصب" یعنی چھوٹے، نرمی والے اور عاجزانہ کردار کو اپنا کر کسی کے لیے سہارا بننا ان کے بس کی بات نہیں۔ شاعر اس سے انسانوں کی حقیقی فطرت اور عاجزی کی اہمیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

شعر کا مجموعی تاثر یہ ہے کہ حقیقی عظمت اور عقل صرف طاقت یا دانشمندی میں نہیں بلکہ عاجزی، نرمی اور دوسروں کے لیے سہارا بننے کی صلاحیت میں بھی ہوتی ہے۔

**Note:**

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

**Author: Muhammad Asghar**

**Purpose:** To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

**Copyright & Usage Policy**

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.